

## اللهم صلی علی محمد و کمال اللہ کے الفاظ کہنا 88109

سوال

ہماری مسجد میں نمازیوں کی عادت ہے کہ نماز کے اذکار سچان اللہ اکبر اور الحمد للہ کرنے کے بعد وہ موزن کی قیادت میں کئی ایک درود پڑھتے ہیں جو درج ذیل ہیں :

1 اللهم صلی وسلم و بارک علی سیدنا محمد و علی آلہ عدد کمال اللہ و کمالیت بلکمالہ.

2 اللهم صلی وسلم و بارک علی سیدنا و علی آلہ عدد اسماء اللہ و کمالیت بمحالہ.

3 معروف درود جو درود ابراہیمی کے نام سے معروف ہے۔

نوت :

چھ لوگ کہتے ہیں کہ "عدد کمال اللہ" کے الفاظ جائز نہیں، اور دلیل دیتے ہیں کہ کمال اللہ اللہ کے لیے محسوس ہے، اور "عدد اسماء اللہ" کے الفاظ کو جائز قرار دیتے ہیں، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز کے بعد مشروع اذکار میں تسبیح و تحمید و تکبیر شامل ہیں اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

کعب بن عبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نماز کے بعد ایسے اذکار ہیں جن کو فرضی نماز کے بعد پڑھنے والا یا عمل کرنے والا بھی خائب و غاسر نہیں ہو سکتا وہ یہ ہیں : (33) مرتبہ سچان اللہ (33) مرتبہ الحمد للہ اور (34) مرتبہ اللہ اکبر"

صحیح مسلم حدیث نمبر (596).

اور مسلم شریف ہی کی روایت میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی ہر فرضی نماز کے بعد (33) مرتبہ سچان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر پڑھاتو یہ ناویں ہوئے اور سوپورا کرنے کے لیے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَرِيكَ لَلَّهِ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ وَلَا إِنْحِدَادُ لَهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدُّسٌ"

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مسحود برحق نہیں، وہ وحده لا شریک ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد و تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کہ تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں چاہے وہ سندھ کی جھاگ کے برابر ہوں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (597).

اور صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"فقراء مهاجر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مالدار لوگ توبندر جات لے گئے اور ہمیشہ کی نعمتوں کے مالک بن گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بھی وہ کہیے تو انہیں نے عرض کیا : وہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں، اور روزہ بھی اسی طرح رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں، اور وہ صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں لیکن ہم صدقہ و خیرات نہیں کرتے، اور وہ غلام بھی آزاد کرتے ہیں لیکن ہم نہیں کرتے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر عمل کرو تو تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ اور تم اپنے بعد والوں سے سبقت لے جاؤ، اور تم سے افضل وہی ہو گا جو تمہارے جیسا عمل کریگا۔

تو انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں یا رسول اللہ و سلم آپ ضرور بتائیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم ہر نماز کے بعد (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو"

ابو صالح کہتے ہیں : تو یہ مهاجر فقراء صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے اور عرض کرنے لگے ہمارے مالدار بجا ہیوں نے اس کے متعلق سناجو ہم عمل کرتے تھے تو وہ بھی اس طرح کا عمل کرنے لگے ہیں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہ اللہ کا افضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (843) صحیح مسلم حدیث نمبر (595).

یہ عظیم اذکار نماز کے بعد انسان انفرادی طور پر پڑھے، لیکن موزن یا امام وغیرہ کی قیادت میں اجتماعی طور پر یہ اذکار پڑھنا بدعات میں شامل ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اور اہل علم نے بھی اس پر تنبیہ کی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"میرا اغتیار یہ ہے کہ امام اور مفتین کے بعد اذکار کر کریں، اور یہ خنیہ طور پر ہو، لیکن امام کو چاہیے کہ وہ اذکار بلند آواز سے پڑھے کیونکہ مفتین اس سے تعلیم حاصل کر یہ گئے پھر وہ خنیہ اور پوشیدہ پڑھے؛ کیونکہ اللہ عز وجل کا فرمان ہے :

۔(نہ تو آپ اپنی نماز بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پوشیدہ)۔ بنی اسرائیل (110)۔

یعنی اپنی دعاء بلند اور خفیہ نہ کریں حتیٰ کہ اپنے آپ نہ سنائیں۔

میرے خیال میں ابن زبیر نے جو روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الالہ اللہ کہا کرتے تھے، اور ابن عباس نے روایت کیا ہے کہ آپ تکمیر کہا کرتے تھے، جیسا کہ ہم نے روایت بھی کیا ہے۔

امام شافعی کہتے ہیں :

"میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی بلند آواز میں اس لیے کہا تاکہ لوگ اس کو سیکھ لیں، کیونکہ ہم نے اس کے ساتھ جو عام روایات درج کی ہیں ان میں سلام پھر نے کے بعد لا الہ الا اللہ اکبر کا ذکر نہیں" ۱۷۳

دیکھیں : الام (1/127)۔

شاطیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تو پھر بدعت کی تعریف یہ ہوتی کہ دین جو نیا طریقہ اختراع کریا جائے اور شریعت کا مقابلہ کرے، اس پر چلنے سے اللہ کی عبادت میں مبالغہ کرنا مقصود ہو، کہ عبادت زیادہ کی جائے تو یہ بدعت کھلاتا ہے... ۲۰۶

اور اس میں یہ بھی شامل ہے :

کیفیت و بہت کی تعین کرنے کا التزام کرنا، مثلاً ایک ہی آواز میں اجتماعی ذکر کرنا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن کو جشن منانا اور اسے عید ماننا اور اس طرح کے دوسرے امور

اور اس میں یہ بھی شامل ہے :

معین عبادات کا معین اوقات میں التزام کرنا جن کی تعین شریعت میں نہ ملتی ہو، مثلاً پندرہ شعبان کو نصف شعبان کا روزہ رکھنا، اور اس رات قیام کرنا" ۱۷۴

دیکھیں : الاعتصام (1/37-39)۔

اور شیخ جمال الدین القاسمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بعض مساجد میں جب امام عصر کی نماز سے سلام پھر تاہے تو موذن چیخ کر دعاء اور آمین کہتا ہے، اور بعض مساجد میں جب نماز سے سلام پھر اجا تاہے تو مفتدی بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کمالیت پڑھنا شروع کردیتے ہیں ایسا کرنا سنت کے مخالف ہے؛ کیونکہ سنت تو یہ ہے کہ فرضی نماز کے بعد ہر نمازی خاموشی سے مسنون اذکار کرے۔

اور اسی طرح دعاء کے آداب پست آواز رکھنا شامل ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(تم اپنے رب سے گدگڑا کر کے بھی اور چکے چکے دعا کیا کرو)۔

اور پھر ان لوگوں نے اس آیت سے اعراض کرتے ہوتے نہ تو گڑا کر دعا کی اور نہ ہی خفیہ طور پر چکلے سے "انتہی دیکھیں : اصلاح المساجد من البدع والمواند (154)۔

اور شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ کستہ میں :

"مکروہ بدعات میں یہ بھی ہے کہ نماز ایک مخصوص طریقے کے ساتھ آوازندا کر کے ختم کی جاتی ہے، اور اجتماع ہوتا ہے اور اس پر مواضبت و ہمیشگی کرتے ہیں، حتیٰ کہ عام لوگ یہ اعتقاد کرنے لگے ہیں کہ یہ نماز کی تکمیل میں ہے، اور ایسا کرنا سنت ہے اس کے بغیر چارہ نہیں، اور اس کے ساتھ انفرادی طور پر ایسا کرنا مستحب ہے۔

یہ ہمیت بدعت ہے، نہ تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اور لوگوں نے اسے فرضی نماز کے بعد نماز کا شعار بنارکھا ہے.....

یہ بلند آواز کے ساتھ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنی کتاب حکیم میں فرماتا ہے :

**(تم اپنے رب سے گڑا کر کے بھی اور چکپے چکپے دعا کیا کرو یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔)**

اس لیے پوشیدہ اور چکپے سے دعا کرنا اخلاص سے زیادہ قریب اور ریاء سے دور ہے "انتہی

دیکھیں : الابداع فی مختار الابداع (283)۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

سوال :

سنن مؤکدہ کے بعد اجتماعی شکل میں دعا کرنے کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اگر یہ خیر ہوتی تو اس میں وہ ہم سے سبقت لے جاتے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ اتباع حق کے حریص تھے۔

اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سنن مؤکدہ کے بعد اجتماعی دعا مسحیب و مندوب بلکہ مسنون ہے، کیونکہ یہ ذکر اور عبادت کم از کم مسحیب اور مسنون ہو گا، اور یہ ان افراد کو ملامت کرتے ہیں جو نماز کے بعد دعا کا انتظار نہیں کرتے اور اٹھ کر چلے جاتے ہیں، اس میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب :

"دعا ایک عبادت ہے، اور عبادات توقیف پر مبنی ہیں یعنی جس طرح مشروع ہے اسی طرح بجالانی جائیگی اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی، اس لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ : یہ عبادت من حیث الاصل یا عدد یا نسبت یا جملہ کے اعتبار سے مشروع ہے، لیکن اگر اس کی کوئی شرعی دلیل مل جائے تو توجیہ و گرنہ جائز نہیں۔

اس کے متعلق نہ تو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اور نہ ہی عمل اور نہ ہی تقریر ملی ہے جو دوسرے گروہ کے دعویٰ پر دلالت کرتی ہو، اور خیر و بحلانی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت پر عمل کرنے میں ہی پہاڑ ہے۔

اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح احادیث سے جو طریقہ ثابت ہے اور آپ کے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ کرام بھی اسی پر عمل پیرا تھے اور ان کے بعد تابعین عظام کا عمل بھی سلام کے بعد ثابت ہے۔

اور جو کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف کوئی نیا طریقہ اور کام لمحاد کرتا ہے تو وہ کام مردود ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس کسی نے بھی کوئی کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اس لیے جو امام فرضی نماز میں سلام کے بعد دعا کرتا اور مقتدی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور سب نے ہاتھ اٹھاتے ہوتے ہیں اس سے اس عمل کی دلیل طلب کی جائیگی جو اس کے اس عمل کو ثابت کرے و گرنہ یہ عمل اس پر مردود ہے۔

اور اسی طرح جس نے بھی نوافل کے بعد ایسا کیا اس سے بھی اس کی دلیل طلب کی جائیگی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

**«کہہ دیجئے تم اہنی دلیل لا اگر تم ہے ہو۔»**

اور اس کے متعلق تو ہمیں کتاب و سنت سے کسی دلیل کا علم نہیں، جو اس کی مشروطیت پر دلالت کرتی ہو جس کا دوسرا گروہ گمان کر رہا ہے کہ سوال میں مذکورہ بیانات اور شکل میں اجتماعی دعا اور ذکر کرنا م مشروع ہے "انتہی"

ویکھیں: فتاویٰ الجیۃ الدائمة للبوحث العلمیہ والافتاء (7/98).

حاصل یہ ہوا کہ اجتماعی ذکر اور تسبیح و تحمید یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہے وہ کسی بھی صیغہ اور الفاظ میں ہو سنت نہیں بلکہ بدعاات اور دین میں زیادتی شمار ہوتی ہے۔

دو م:

دروع کمالیہ ان کے مطابق درج ذیل ہے:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی أَكْلِهِ عَدْ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ يَمِينِ بَحَارَهِ"

یہ درود نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی صحابی سے منقول ہے، اور نہ ہی یہ سب سے بہتر اور افضل صیغہ اور الفاظ میں جیسا کہ بعض لوگ نیاں کرتے ہیں، بلکہ افضل الفاظ اور صیغہ تو وہ ہیں جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دی اور وہ درود ابراہیمی ہے جو تشدید میں پڑھا جاتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے کعب بن عجرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور فرمانے لگے: کیا میں تجھے کوئی بدیرہ اور تختہ نہ دوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہمیں یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح پڑھا کریں، تو آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر حمتیں نازل فرمائیں طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر حمتیں نازل فرمائیں، یقیناً تو محمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرمائی، طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو محمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6357) صحیح مسلم حدیث نمبر (406).

اور بخاری و مسلم میں بھی ابو حمید ساعدی رضنی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہا کرو:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ذریت اور ان کی ازواج مطہرات پر حمتیں نازل فرمائیں طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر حمتیں نازل فرمائیں، یقیناً تو محمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ذریت اور ان کی ازواج مطہرات پر برکت نازل فرمائیں طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو محمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3369) صحیح مسلم حدیث نمبر (6360).

سیوطی رحمہ اللہ "الحرزا المنسع" میں لکھتے ہیں:

"میں نے طبقات تاج سبکی میں پڑھا ہے انہوں نے اپنے باپ سے درج ذیل کلمات نقل کیے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی سب سے اچھی اور بہتر کیفیت وہ ہے جو شہد میں درود بیان ہوا ہے"

وہ کہتے ہیں:

جو شخص بھی یہ درود (درود ابراہیمی) پڑھتا ہے تو اس نے یقینی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، اور جو کوئی اس کے علاوہ کوئی اور الفاظ والا درود پڑھتا ہے تو اس کے مطلوبہ درود پڑھنے میں شک ہے؛ کیونکہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ درود (ابراہیمی) پڑھا کرو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے صحابہ کی جانب سے اس کو درود قرار دیا۔

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں اپنی نوجوانی کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتا تو یہ الفاظ کہتا:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسُلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَسُلِّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

تو مجھے خواب میں کہا گیا کیا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صحیح اور کلمات کے معانی کو زیادہ جانتے ہو اور تمیں جو اعماق فصل الخطاب کا علم ہے؟ اگر کوئی معنی زائد نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکھی اسے نہ چھوڑتے۔

تو میں اس سے استغفار کیا اور رجوع کرتے ہوئے افضل نص کو وجوب اور استحباب میں استعمال کرنے لگا۔ انتہی

اور وہ بیان کرتے ہیں : اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین درود پڑھے گا تو نیکی یہی ہے کہ وہ درود ابراہیمی پڑھے "اًنتہی

منقول از: السن والبدعات تالیف محمد عبد السلام الشیری صفحہ (232)، اور تاج سکلی کی کلام "طبقات الشافعیۃ الحبری (185/1)۔

سوم :

درو دکمالیہ میں شرعی مذکوریہ ہے کہ وہ کہتے ہیں : "عد کمال اللہ" تو یہاں ظاہری لفظ کمال اللہ تعالیٰ کو عدد مخصوص کیا گیا ہے، اس لیے بعض علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

اور اسی طرح ان کا یہ قول : "عد اسماء اللہ"؟ کیونکہ اللہ کے اسماء عدد میں مخصوص نہیں کیے جاسکتے، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم و نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تیر انام ہے، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے، یا پھر اپنی کسی مخلوق میں سے کسی ایک کو بتایا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا پھر اسے اپنے پاس علم میں غیب میں چھپا کر رکھا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (3704)۔

ابن عابدین رحمہ اللہ "حاشیۃ ابن عابدین" میں کہتے ہیں :

"تبیہ :

یہ دیکھنا چاہیے کہ اس طرح مختلف قسم کے درود میں بھی یہ کہا جائیگا مثلاً :

"اللّٰہ صل علی مُحَمَّد عَدْ عَلَمَكَ وَ حَلِمَكَ وَ فَتَیَ رَحْمَتَكَ، وَ عَدْ كَلِمَاتِكَ، وَ عَدْ كَمَالَ اللّٰہِ"

اور اس کے دوسرے کلمات تو اس سے ایک ہی صفت متعدد ہونے کا وہمہ ہوتا ہے، یا پھر علم وغیرہ کے متعلقات کے ختم ہونے کا شہر، اور خاص کر "عد دما احاطہ بہ علَمَكَ، وَ وسَعَ سمعك وَ عَدْ كَلِمَاتِكَ" جیسے کلمات میں، کیونکہ اللہ کے علم کی توانیاء ہی نہیں، اور نہ ہی اس کی رحمت کی انتیاء ہے، اور نہ اس کے کلمات کی۔

اور لفظ عدد وغیرہ دوسرے الفاظ اس کے خلاف ظاہر کرتے ہیں، اور میں نے علامہ الفاسی کی شرح دلائل الخیرات کو دیکھا ہے جس میں اس کی بحث موجود ہے وہ کہتے ہیں :

"ایسے کلمہ کا اطلاق جس سے وہمہ ہو علماء کرام کے ہاں اس کے جواز میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس سے وہمہ نہ ہو، یا جو سمل تاویل اور واضح محمل ہو، یا پھر صحیح معنی میں طریقة استعمال مخصوص ہو۔

علماء کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کیفیات اختیار کی ہیں، ان کا کہنا ہے سب سے افضل کیفیات ہیں، ان علماء میں عفیف الدین الیافعی اور شرف البارزی اور بجاء بن القطنان شامل ہیں اور ان سے ان کے شاگرد المقدسی نے نقل کیا ہے۔ اہ

میں کہتا ہوں : ہمارے آئندہ کی کلام کا مقتضی یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے ، لیکن صرف اس میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد اور ثابت ہے ، اس لیے ذرا غور تو کریں " انتہی

دیکھیں : حاشیۃ ابن عابدین (6/396).

اور یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ کیفیت جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے وہ سنت سے ثابت نہیں، حتیٰ کہ اگر اس کیفیت میں درود ابراہیمی بھی پڑھا جائے تو صحیح نہیں ہو گا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے عمل کرنے کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے۔

واللہ اعلم.